

کیا ابوبکر اور عمر کو حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے معاف کیا تھا؟

<?xml encoding="UTF-8?">

دور حاضر میں کچھ مادہ پرست حضرات دلیل اور تحقیق کے بغیر اور اپنی مؤثق کتابوں اور معتبر مورخین کی طرف مراجعہ کئے بغیر اس مسئلہ کو اس طرح ذکر کرتے

ہیں کہ حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کے شہید ہونے سے پہلے ابوبکر اور عمر آپ کی عیادت کو آئے اور ان پر کئے ہوئے مظالم کی معذرت خواہی کی اور حضرت زہرا نے بھی ان کو معاف کردیا لیکن اگر ہم تعصب اور عناد سے ہٹ کر ایک دانشمند کی حیثیت سے اہل تسنن کی معتبر کتابوں کی طرف مراجعہ کریں گے تو نتیجہ اس کا پر عکس نکلتا ہے یعنی جناب سیدہ کو نین پر پیغمبر اکرم کی وفات کے بعد ہر قسم کے مظالم اور ستم ڈھائے گئے ان پر آپ مرنے تک راضی نہیں تھیں چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے:

"ان فاطمة ہجرت ابابکر ولم تکلمہ الی ان ماتت"

بتحقیق حضرت زہرا نے ابو بکر سے قطع رابطہ کیا اور مرنے تک ان سے گفتگو نہ کی۔ صحیح بخاری بحث خمس میں جناب امام بخاری نے اس طرح روایت کی ہے:

"فغضبت فاطمة بنت رسول اللہ فہجرت ابابکر فلم تزل مہا جرته حتی توفیت۔" (۱)

پس خدا کے رسول کی بیٹی (ان کی طرف سے ڈھائے گئے مظالم پر) غضب ناک ہوئیں اور ابوبکر سے قطع رابطہ کیا وفات پانے تک ان سے کبھی رابطہ نہیں کیا نیز جناب بخاری نے لکھا ہے:

"فہجر تہ فاطمة فلم تکلمہ حتی ماتت۔" (۲)

پس فاطمہ نے ان سے رابطہ قطع کیا اور مرنے تک ان سے بات نہ کی۔ جناب مغازلی نے اپنی کتاب بحث جنگ خیبر میں فرمایا۔

"فوجدت فاطمة علی ابی بکر فہجر تہ فلم تکلمہ حتی توفیت۔" (3)

پس جناب فاطمہ زہرا ابو بکر کے پاس پہنچی لیکن ابوبکر سے رابطہ منقطع کیا اور ان سے وفات پانے تک بات نہ کی لہذا کیا یہ بات معقول ہے؟ کہ امام بخاری کی بات اور منقول روایات کو باب صوم و صلوٰۃ میں قبول کر کے ان کی تمام روایات کو صحیح سمجھیں لیکن جناب سیدہ کے بارے میں نقل کی ہوئی روایات کو نہ مانیں اسی لئے ہمارے زمانے میں ایسے متضاد رویہ کی وجہ سے اور بد نام نہ ہونے کی خاطر جدید چھپنے والے کتابوں سے حقیقت کی عکاسی کرنے والی روایات اور قرائن کو حذف کر کے چھاپنے کی کوشش کی ہے لیکن ایک دو کتابوں سے ایسے قرائن اور براہین حذف کرنے سے حقانیت نہیں مٹ سکتی بلکہ برعکس اپنا عقیدہ سست اور مذہب کی توہین کا سبب بن جاتا ہے۔

جناب ابن قتیبہ دینوری نے اس طرح لکھا ہے۔ کہ عمر نے ابو بکر سے کہا آؤ ہم حضرت زہرا (س) کی عیادت کے لئے چلتے ہیں کیونکہ ہم نے ان کو ناراض کیا

تھا اس وقت دونوں ساتھ حضرت زہرا کی دولت سرا کی طرف نکلے اور جناب زہرا سے اجازت مانگی لیکن حضرت زہرا نے اجازت نہیں دی پھر وہ حضرت علی کے پاس گئے اور علی سے درخواست کی کہ یا علی حضرت زہرا (س) سے اجازت مانگیں حضرت علی نے حضرت زہرا سے اجازت لی پھر وہ دونوں داخل ہوئے لیکن جب وہ بیٹھنے لگے تو حضرت زہرا نے اپنا رخ دیوار کی طرف کر لیا انہوں نے حضرت زہرا کو سلام کیا لیکن لکھا گیا ہے حضرت زہرا نے

ان کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا (۱) اور ابو بکر نے گفتگو شروع کی اور کہا اے رسول کی بیٹی، پیغمبر اکرم کے ذریعے اور احباب میرے اپنے ذریعے اور احباب سے عزیز تر ہیں اور آپ میری بیٹی عائشہ سے زیادہ محبوب ہیں۔

اے کاش جس دن پیغمبر اکرم دنیا سے رخصت ہوئے تھے اس دن ان کے بجائے ہم مر جاتے اور زندہ نہ رہتے ہم آپ کی فضیلت اور شرافت کو خوب جانتے ہیں لیکن ہم نے آپ کو ارث اس لئے نہیں دیا کہ ہم نے پیغمبر اکرم سے سنا تھا کہ میں نے کسی کیلئے کوئی ارث نہیں چھوڑا ہے میرے مرنے کے بعد تمام چیزیں صدقہ ہیں اس وقت جناب سیدہ نے فرمایا کیا تم لوگ پیغمبر اکرم سے سنی ہوئی حدیث پر عمل کرتے ہو، انہوں نے کہا جی ہاں جناب سیدہ نے فرمایا خدا

کی قسم اگر تم حدیث نبوی پر عمل کرتے ہو تو کیا تم نے پیغمبر سے یہ حدیث نہیں سنی تھی کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خوشنودی اور رضایت میری خوشنودی اور رضایت ہے ان کی ناراضگی میری ناراضگی ہے جو بھی میری بیٹی فاطمہ سے محبت رکھتا ہے اور ان کو ناراض ہو نے نہیں دیتا اس نے مجھ سے محبت اور مجھے خوش کیا ہے جو ان کو اذیت پہنچاتا ہے اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی ہے، پھر حضرت فاطمہ زہرا نے فرمایا اے اللہ تو اور تیرے فرشتے گواہ ہوں کہ ان لوگوں نے مجھے ناراض کیا ہے میں کبھی بھی ان سے راضی نہیں ہوں اگر میں پیغمبر اکرم سے ملاقات کروں تو میں پیغمبر اکرم سے شکایت کروں گی پھر جناب ابو بکر نے کہا اے حضرت زہرا میں خدا کے حضور آپ کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں یہ کہہ کر رونے لگا بہت زیادہ چیخ ماری اور حضرت فاطمہ سے معافی کی درخواست کی ہر نماز میں حضرت زہرا کے حق میں دعا کرنے کا وعدہ کیا لیکن پھر بھی حضرت زہرا نے معاف نہیں کیا پھر ابو بکر حضرت زہرا کے دولت سرا سے نکلا جب کہ وہ رو رہے تھے۔ (4) پس مذکورہ روایات اہل تسنن کی معتبر کتابوں میں موجود ہیں اگر تعصب اور عناد سے ہٹ کر ایک مفکر کی حیثیت سے تحقیق کرنا چاہیں تو رجوع کر سکتے ہیں اگر جناب سیدہ کو نین ان پر موت سے پہلے راضی ہوئیں ہیں تو رات کو تجہیز و تکفین

کرنے کی وصیت نہ فرماتیں مولا علی ان کی تشیع جنازہ، نماز جنازہ، قبر وغیرہ کو مخفی انجام نہ دیتے لہذا ان شواہد وقرائن کا فلسفہ یہ ہے کہ آپ ان پر راضی نہ تھیں اگر ایک دانشمند کی حیثیت سے خود حضرت زہرا کے خطبے اور ان کے احتجاجات کا مطالعہ کریں تو اس مسئلہ کی حقانیت روشن ہو جاتی ہے لہذا برہان اور دلیل کے بغیر کسی مذہب کو بد نام کرنا ان سے تہمت اور افتراء باندھنا تمام مذاہب کی نظر میں نص قرآن کے خلاف ہے اور ہر معاشرے میں اس کو قانونی طور پر مجرم کہا جاتا ہے تب ہی تو زہرا نے فرمایا:

"ایہا المسلمون اُأُغلب علی ارثہ یا ابن ابی قحافۃ اُفی کتاب اللہ ان ترث اباک ولا ارث ابی لقد جئت شیئا فریا۔"

اے مسلمانو! کیا میں اپنے باپ کے ارث سے محروم ہوں؟ اے قحافہ کے فرزند کیا خدا کی کتاب میں اس طرح ہے کہ تم اپنے باپ سے ارث لے سکتے ہو لیکن میں اپنے باپ سے ارث نہیں لے سکتی؟ بتحقیق تم نے عجیب و غریب سلوک کیا۔

پھر حضرت زہرا نے فرمایا اے لوگو! تم جانتے ہو میں فاطمہ زہرا حضرت پیغمبر اکرم کی بیٹی ہوں۔

"ما قول غلطاً، ولا فاعل ما فاعل شططا۔"

میں غلط بیان نہیں کرتی اور میں کبھی ظلم و ستم انجام نہیں دیتی نیز فاطمہ زہرا نے فرمایا:

"اوصیک ان لا یشہد احد جنازتی من ہولاء الذین ظلمونی واخذوا حقی فانہم عدوی وعدو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ولا تترک ان تصلی علی احد منهم ولا من اتباعہم وادفنی فی اللیل اذا ہدت العیون ونامت

الابصار ثم توفيت - (5)

یاعلی آپ سے وصیت کرتی ہوں جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے ان میں سے کسی کو میری تجہیز و تکفین ، نماز جنازہ اور تشیع میں آنے کا موقع نہ دیجئے مجھے رات کے اس وقت دفنایا جائے کہ جس وقت سب خواب اور نیند میں غرق ہوجا تے ہیں۔

انہیں جملات کے بعد آپ کی روح پر واز کر گئی نیز جناب امیرالمومنین نے حضرت زہرا کو قبر میں رکھنے کے بعد روضہ رسول کی طرف رخ کرکے فرمایا :
"والمختارا اللہ لها سرعة لحاق بك"

اور خدا کی مشیت یہ تھی کہ زہرا جلد از جلد آپ سے ملاقات کریں ۔

قد استرجعت الودیعة وستنبئک ابنتک بتظافر امتک علی ہضمہا فاحفہا السؤال والاستخبرہا الحال فکم من غلیل معتلج بصدرہا لم تجد الی بئہ سبیلا ومشغول ویحکم اللہ وهو خیر الحاکمین (6)

بتحقیق امانتداری کے ساتھ آپ کی امانت واپس لوٹاتا ہوں اور عنقریب آپ کی بیٹی ، آپ کو خبر دے گی کہ آپ کی امت نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور آپ کی امت نے ان کے دل کو کتنا دکھ پہنچا یا ہے ان سے پوچھیں جس کو برطرف کرنے کی کوئی راہ سوائے موت نہ تھی وہ تمام حالات اور مظالم کی خبر آپ کو فراہم کرے گی اور خدا ہی فیصلہ کرے گا وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ان تمام شواہد اور قرائن سے خلیفہ اول و دوم سے حضرت زہرا کے راضی ہو نے اور نہ ہو نے کا فیصلہ بخوبی کر سکتے ہیں اگر بابصیرت ہو۔

.....

(۱) صحیح بخاری جلد ۴ ص ۴۲ چاپ بیروت . (۲) بخاری جلد ۸ بحث فرئض ص ۳۰ .

(۳) کتاب مغازلی.

(۴) اگر چہ سلام کا جواب نہ دینا بعید ہے راقم الحروف .

(۵) الامامۃ والسیاستہ جلد ۱ ص ۲۰ و زندگانی فاطمہ زہرا

(۶) الحجۃ الغراء (آیت اللہ سبحانی دام ظلہ)